اکائی–II

باب–4

5267CH04

انسانی ترقی

نمو اور ترقی کے الفاظ آپ کے لیے نئے نہیں ہیں۔ اپنے آس پاس دیکھیے۔ تقریباً تمام چیزیں جنھیں آپ دیکھ سکتے ہیں (اور بہت سی چیزیں جنھیں آپ نہیں دیکھ سکتے) نشو ونما پاتی ہیں اور بڑھتی ہیں۔ یہ پودے، شہر، تصورات، اقوام، تعلقات یہاں تک کہ آپ خود ہو سکتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

کیا نشو ونما اور ترقی کا مطلب ایک ہی ہے؟
کیا وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں؟

اس باب میں انسانی ترقی کے تصور کو اقوام اور معاشرے کے تعلق سے بیان کیا گیا ہے۔

نمو اور ترقی GROWTH AND DEVELOPMENT

نمو اور ترقی دونوں وقت کی ایک مدت کے دوران تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ نمو مقداری ہوتی ہے اور قدر و قیمت کے لحاظ سے غیر جانب دار ہوتی ہے۔ اس میں مثبت یا منفی علامت ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تبدیلی یا تو مثبت ہوگی (اضافے کو دکھانے والی) یا منفی ہوگی (کمی کو بتانے والی)۔

ترقی کا مطلب کیفیتی تبدیلی ہے جس کی قدر و قیمت ہمیشہ مثبت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ موجودہ حالات میں اضافہ یا جمع نہ ہو۔ ترقی اس وقت ہوتی ہے جب مثبت نمو ہوتی ہے۔ پھر بھی مثبت نمو کی وجہ سے ہمیشہ ترقی نہیں ہوتی۔ ترقی اس وقت ہوتی ہے جب کیفیت میں مثبت تبدیلی ہو۔

مثال کے طور پر اگر کسی شہر کی آبادی ایک وقتی مدت میں ایک لاکھ سے دو لاکھ ہو جاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ شہر کی نمو ہوئی ہے۔ تاہم اگر گھر، بنیادی خدمات کی انتظامی سہولیات اور دیگر صفات پہلے جیسی ہی رہیں تو یہ نمو ترقی کے ساتھ نہیں ہے۔

نمو اور ترقی کے درمیان فرق بتانے کے لیے کیا آپ کچھ مزید مثالیں سوچ سکتے ہیں؟

سرگرمی

ایک مختصر مضمون لکھیں یا تصویروں کا ایک سیٹ بنایئے جس میں نمو بغیر ترقی اور ترقی کے ساتھ نمو ظاہر ہو۔

Band Aceh، دسمبر 2004

Band Aceh، جون 2004

کیا آپ جانتے ہیں کہ شہروں کا بھی منفی نمو ہوسکتا ہے؟ سونامی سے متاثر اس شہر کو دیکھیے ۔ کیا شہر کے سائز میں منفی نمو کے لیے صرف قدرتی آفات ہی واحد سبب ہیں؟

کئی دہائیوں تک کسی ملک کی ترقی کی سطح کی پیمائش صرف معاشی نمو کی اصطلاح میں کی جاتی رہی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی معیشت جتنی بڑی ہوگی وہ زیادہ ترقی یافتہ سمجھی جائیگی اگر چہ اس نمو کا حقیقی مطلب یہ نہیں ہے کہ زیادہ تر لوگوں کی زندگی میں بھی کوئی زیادہ تبدیلی ہوئی ہو۔

یہ تصور کوئی نیا نہیں ہے کہ کسی ملک میں لوگوں کی زندگی کی کیفیت، ان کو میسر مواقع اور انھیں ملنے والی آزادی ترقی کے اہم پہلو ہیں۔

یہ خیالات بیسویں صدی کے آٹھویں عشرہ کے اواخر میں اور نویں عشرہ کے اوائل میں واضح طور پر بیان کیے گئے۔ اس سلسلے میں جنوبی ایشیا کے دو ماہرین معاشیات محبوب الحق اور امرتیہ سین کے کارنامے اہم ہیں۔

ڈاکٹر محبوب الحق نے انسانی ترقی کے تصور کو پیش کیا۔ ڈاکٹر حق نے انسانی ترقی کو ایسی ترقی سے تعبیر کیا جو لوگوں کے دائرہ انتخاب کو وسیع کر دے اور ان کی زندگی میں اصلاح لادے۔ اس تصور میں تمام ترقی کے مرکزی کردار لوگ ہیں۔ یہ انتخاب متعین نہیں ہیں بلکہ بدلتے رہتے ہیں۔ ترقی کا بنیادی مقصد ایسے حالات پیدا کرنا ہے جہاں لوگ بامعنی زندگی گذار سکیں۔

ایک بامعنی زندگی ایک لمبی زندگی نہیں ہے۔ یہ ایسی زندگی ہے جس میں مقصد ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ صحت مند ہوں، اپنی ذہانت کو فروغ دینے کے لائق ہوں، سماج میں شرکت کریں اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں آزاد ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ڈاکٹر محبوب الحق اور پروفیسر امرتیہ سین قریبی دوست تھے۔ ڈاکٹر حق کی رہنمائی میں دونوں نے مل کر ابتدائی انسانی ترقی کی رپورٹ شائع کرنے کا کام کیا۔ ان دونوں جنوب ایشائی ماہرین معاشیات نے ترقی کا متبادل نظریہ پیش کیا۔

وسیع نظر رکھنے والے اور رحم دل پاکستانی ماہر معاشیات ڈاکٹر محبوب الحق نے انسانی ترقی کا اشاریہ 1990 میں وضع کیا۔ ان کے مطابق ترقی کا تعلق لوگوں کے انتخاب کو وسیع کرنے سے ہے تاکہ وہ عزت کے ساتھ ایک صحت مند زندگی گذار سکیں۔ 1990 سے اب تک ہر سال انسانی ترقی کی رپورٹ کو شائع کرنے میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے ان کے اس انسانی ترقی کے تصور کو استعمال کیا ہے۔

ڈاکٹر حق کے دماغ کے لچیلے پن اور اپنے خول سے باہر نکل کر سوچنے کی صلاحیت کو ان کی ایک تقریر سے واضح کیا جاسکتا ہے جہاں انھوں نے شا کے مقولہ کو بطور حوالہ کے پیش کیا۔ ''آپ چیزوں کو دیکھتے ہیں جو موجود ہیں، اور سوال کرتے ہیں کیوں؟ میں ان چیزوں کا تصور کرتا ہوں جو کبھی نہیں تھیں اور پوچھتا ہوں کہ کیوں نہیں تھیں؟''

نوبل پرائز سے سرفراز پروفیسر امرتیہ سین نے آزادی میں اضافہ (غیر آزادی میں کمی) کو ترقی کے اہم مقصد کے طور پر دیکھا۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ آزادی میں اضافہ ترقی لانے کا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔ ان کا کام سماجی اور سیاسی اداروں کے کردار اور آزادی میں اضافہ کے عمل کی تفتیش کرتا ہے۔

ان ماہرین معاشیات کا کام اپنی ڈگر سے ہٹ کر ہے اور ترقی کے موضوع پر کسی بھی بحث کے مرکز میں لوگوں کو شامل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

ایک بامعنیٰ زندگی کیا ہے؟

بچوں کے صنفی تناسب میں گراوٹ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت ہند نے ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ'' پروگرام شروع کیا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کریں کہ کسی طرح یہ لڑکیوں کے لیے زندگی کو زیادہ بامعنی بنائے گا۔

ان میں سے کون سی زندگی ایک بامعنیٰ زندگی ہے؟

آپ کس کو سمجھتے ہیں کہ وہ زیادہ بامعنی زندگی گذار رہا ہے؟ ان میں سے ایک دوسرے کے بالمقابل زیادہ بامعنیٰ زندگی گذارنے کے قابل کیا چیز بناتی ہے؟

لمبی اور صحت مند زندگی گذارنا، علم حاصل کرنے کے قابل ہونا اور ایک عمدہ زندگی گذارنے کے لیے کافی ذرائع ہونا انسانی ترقی کے سب سے زیادہ اہم پہلو ہیں۔

اس لیے وسائل تک رسائی، صحت اور تعلیم انسانی ترقی کے کلیدی علاقے ہیں۔ ان پہلوؤں میں سے ہر ایک کی پیمائش کے لیے مناسب اشاریہ کو فروغ دیا گیا ہے۔ کیا آپ ان اشاریوں میں سے کچھ کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

آپ کس کو سمجھتے ہیں کہ زیادہ بامعنی زندگی گذار رہا ہے؟ ان میں سے ایک کو دوسرے کے بالمقابل زیادہ بامعنی زندگی گذارنے کے قابل کیا چیز بناتی ہے؟

اکثر لوگوں کے پاس بنیادی انتخاب کے لیے بھی صلاحیت اور آزادی نہیں ہوتی۔ اس کی ایک وجہ علم حاصل کرنے کے لیے ان کی عدم صلاحیت، ان کی مادی غربت، سماجی امتیاز، اداروں کی نا اہلی اور دیگر وجوہات ہوسکتی ہیں جو ایک صحت مند زندگی گذارنے تعلیم یافتہ ہونے یا ایک ایسی زندگی گذارنے کے لیے وسائل مہیا کرنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

اس لیے صحت، تعلیم اور وسائل تک رسائی کے علاقوں میں لوگوں کو باصلاحیت بنانا، ان کے انتخابات کو وسیع کرنے کے لیے اہم ہے۔ اگر لوگوں کے پاس ان علاقوں میں صلاحیت نہیں ہے تو ان کے انتخابات بھی محدود ہوکر رہ جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک غیر تعلیم یافتہ بچہ ڈاکٹر بننے کا انتخاب نہیں کرسکتا کیونکہ اس کا انتخاب اس کی تعلیم کی کمی کی وجہ سے محدود ہوگیا ہے۔ اسی طرح اکثر غریب لوگ بیماری کے لیے طبی علاج کا انتخاب نہیں کرسکتے کیونکہ ان کا انتخاب وسائل کی کمی کی وجہ سے محدود ہے۔

سرگرمی

اپنے کلاس میں ساتھیوں کے ساتھ پانچ منٹ کا ڈرامہ کیجیے جس میں یہ دکھائیے کہ کس طرح آمدنی، تعلیم یا صحت کے علاقوں میں عدم صلاحیت کی وجہ سے انتخابات محدود ہوجاتے ہیں۔

انسانی ترقی کے چار ستون

THE FOUR PILLARS OF HUMAN DEVELOPMENT

جس طرح عمارات ستون پر قائم رہتی ہیں اسی طرح انسانی ترقی کا خیال بھی مساوات، پائیداری، پیداوار اور بااختیار بنانے کے تصورات پر قائم ہے۔

مساوات (Equity) کا مطلب ہے کہ ہر آدمی کو مواقع تک رسائی برابر ہو۔ لوگوں کے لیے موجود مواقع جنس، نسل، آمدنی اور ہندوستانی حالت میں ذات پات کا امتیاز کیے بغیر برابر ہونا چاہیے۔ حالانکہ اکثر ایسی حالت نہیں ہوتی اور تقریباً ہر سماج میں امتیازی سلوک کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر کسی ملک میں یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ اسکول چھوڑنے والا کس گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے ہمیشہ اس قسم کے برتاؤ کے لیے وجوہات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ہندوستان میں عورتوں اور سماجی و معاشی اعتبار سے پس ماندہ طبقات کی ایک بڑی تعداد اسکول چھوڑ دیتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے ان طبقات کے انتخابات کس طرح محدود ہوجاتے ہیں۔

پائیداری (Sustainability) کا مطلب ہے مواقع کی فراہمی میں تسلسل۔ پائیدار انسانی ترقی کے لیے ہر نسل کو یکساں موقع ملنا چاہیے۔ تمام ماحولیاتی اور انسانی وسائل کا استعمال مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ ان وسائل کا غلط استعمال آئندہ نسل کے لیے کمتر مواقع کا مترادف ہے۔

ایک اچھی مثال لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کے بارے میں ہے۔ اگر کوئی معاشرہ اپنی بچیوں کو اسکول بھیجنے پر زور نہیں دیتا، تو جب وہ بڑی ہوتی ہیں تو ان نوجوان لڑکیوں سے کئی مواقع چھن جاتے ہیں۔ ان کے کیریئر کا انتخاب شدید طور پر کم ہوجاتا ہے اور اس وجہ سے ان کی زندگی کے دوسرے پہلو بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر نسل کو اپنی آئندہ نسل کے لیے انتخاب اور مواقع کی فراہمی کی ضمانت دینی ہوگی۔

یہاں پر پیداوار (Productivity) کا مطلب ہے مزدوروں کی محنت سے پیداوار یا انسانی کام کی اصطلاح میں پیداوار میں بارآوری۔ اس طرح کی پیداوار کو لوگوں کی صلاحیت کی تعمیر کرکے لگاتار بڑھانا ہوگا۔ آخر کار اقوام کی اصلی دولت لوگ ہی ہیں اس لیے ان کے علم کو بڑھانے کی کوشش یا انھیں بہتر صحت کی سہولیت مہیا کرنا ہی ان کی کامگاری صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔

بااختیار بنانا (Empowerment) کا مطلب ہے انتخابات

2019-20

کرنے کا اختیار دینا۔ اس قسم کا اختیار آزادی اور صلاحیت کو بڑھانے سے ہوتا ہے۔ اچھی حکومت اور لوگوں کے حق میں پالیسی بنانا لوگوں کو با اختیار بنانے کے لیے ضروری ہے۔ سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ طبقات کو با اختیار بنانا خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

سرگرمی

اپنے پڑوس میں سبزی بیچنے والیوں سے بات کیجیے اور پتہ لگائیے کہ کیا وہ اسکول گئیں؟ کیا انھوں نے اسکول چھوڑ دیا؟ اسکول چھوڑا تو کیوں؟ ان کے انتخابات اور ان کو ملی آزادی کے بارے میں اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟ اس بات کو قلمبند کیجیے کہ ان کی جنس، ذات اور آمدنی نے کس طرح ان کے مواقع کو محدود کر دیا ہے؟

انسانی ترقی کی رسائیاں

APPROACHES TO HUMAN DEVELOPMENT

انسانی ترقی کے مسائل پر غور کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ کچھ اہم رسائیاں ہیں۔ (a) آمدنی کی رسائی (Income Approach)، (b) رفاہ عامہ کی رسائی (Welfare Approach)، (c) کم از کم ضروریات کی رسائی (Minimum Needs Approach) (d) صلاحیات کی رسائی (Capabilities Approach) (جدول 4.1)۔

انسانی ترقی کی پیائش

(Measuring Human Development)

انسانی ترقی کا اشاریہ ممالک کو صحت، تعلیم اور وسائل تک رسائی کے کلیدی علاقوں میں ان کی کارکردگی کی بنیاد پر درجہ بند کرتا ہے۔ یہ درجہ بندی 0 سے 1 کے درمیان حاصل کردہ نشان (Score) پر مبنی ہے جو ہر ملک انسانی ترقی کے کلیدی علاقوں میں اپنے مندرجات (Record) کی بنیاد پر حاصل کرتا ہے۔

صحت کا تخمینہ لگانے کے لیے منتخب اشاریہ پیدائش کے وقت کی متوقع عمر (Life expectancy) ہے۔ اعلیٰ متوقع عمر کا مطلب ہے کہ لوگوں کے پاس زیادہ دن زندہ رہنے اور صحت مند زندگی گذارنے کا موقع زیادہ ہے۔

بالغوں کی شرح خواندگی اور کل اندراجی شرح (Gross Enrolment ratio) علم تک رسائی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بالغین کی تعداد جو پڑھ اور لکھ

جدول 4.1 انسانی ترقی کی رسائیاں

(a) آمدنی رسائی	یہ انسانی ترقی کی سب سے قدیم رسائی ہے۔ انسانی ترقی کو آمدنی کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ آمدنی کی سطح آزادی کی اس سطح کی عکاسی کرتا ہے جس سے ایک فرد لطف اندوز ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ آمدنی کی سطح ہوگی اتنی ہی زیادہ انسانی ترقی کی سطح ہوگی۔
(b) رفاہ عامہ رسائی	یہ رسائی انسانوں کو وظیفہ خوار کی حیثیت سے یا تمام ترقیاتی سرگرمیوں کے نشانہ کی طرح دیکھتی ہے۔ یہ رسائی تعلیم، صحت، سماجی نمائندگی اور سہولیات پر حکومت کی طرف سے زیادہ اخراجات پر زور دیتی ہے۔ لوگ ترقی میں حصہ دار نہیں ہوتے بلکہ غیر فعال وصول کنندہ ہوتے ہیں۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ رفاہ عامہ پر اخراجات زیادہ کر کے انسانی ترقی کی سطح کو بڑھائے۔
(c) بنیادی ضروریات رسائی	اس رسائی کی تجویز ابتدائی طور پر بین الاقوامی مزدور تنظیم (ILO) نے کی تھی۔ چھ بنیادی ضروریات یعنی صحت، تعلیم، خوراک، پانی کی فراہمی، صفائی اور گھر کی فراہمی کی پہچان کی گئی۔ انسانی انتخاب کے سوال کو نظر انداز کر دیا گیا اور منتخب گروہ کی بنیادی ضروریات کے انتظام پر زور دیا گیا۔
(d) صلاحیت رسائی	یہ رسائی پروفیسر امرتیہ سین کے ساتھ منسلک ہے۔ صحت، تعلیم اور وسائل تک رسائی کے علاقوں میں انسانی صلاحیت کی تعمیر انسانی ترقی کو بڑھانے کی کنجی ہے۔

سکتے ہیں اور اسکولوں میں مندرج بچوں کی تعداد دکھاتی ہے کہ کسی ملک میں علم تک رسائی کتنی آسان یا مشکل ہے۔

وسائل تک رسائی کی پیمائش (امریکی ڈالر میں) قوت خرید کی شکل میں کی جاتی ہے۔

ان میں سے ہر بعد(dimension) کو1/3 کا وزن دیا جاتا ہے۔ انسانی ترقی کا اشاریہ کل افراد کا مجموعہ ہے جو ان تمام ابعاد کو دی جاتی ہیں۔

حاصل کردہ نشان 1 سے جتنا قریب ہوگا انسانی ترقی کی سطح اتنی ہی زیادہ ہوگی اس لیے 0.983 کا اسکور(score) بہت زیادہ مانا جاتا ہے جب کہ 0.268 کا مطلب ہے کہ انسانی ترقی کی سطح بہت ہی کم ہے۔

انسانی ترقی کا اشاریہ انسانی ترقی میں **حصولیابی**(Attainment) کی پیمائش کرتا ہے۔ یہ اسی بات کی عکاسی کرتا ہے کہ انسانی ترقی کے کلیدی علاقوں میں کیا حاصل ہوا ہے۔ پھر بھی یہ زیادہ قابل اعتماد پیمائش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تقسیم کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔

انسانی غربت کا اشاریہ انسانی ترقی کے اشاریے سے متعلق ہے۔ یہ اشاریہ انسانی ترقی میں **کمی**(shortfall) کی پیمائش کرتا ہے۔ یہ غیر آمدنی والا

1990 سے اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP) ہر سال انسانی ترقی رپورٹ شائع کر رہا ہے۔ یہ رپورٹ انسانی ترقی کی سطح کے مطابق تمام ممبر ممالک کی درجہ بند فہرست فراہم کرتی ہے۔UNDP کے ذریعہ استعمال کیا گیا انسانی ترقی کا اشاریہ اور انسانی غربت کا اشاریہ انسانی ترقی کی پیمائش کے لیے دو اہم اشاریے ہیں۔

پیمائش ہے۔ 40 سال کی عمر تک زندہ نہ رہنے کا امکان، بالغان کی خواندگی شرح، صاف پانی تک رسائی نہ رکھنے والوں کی تعداد اور کم وزن کے چھوٹے بچوں کی تعداد کو کسی خطے میں انسانی ترقی میں کمی دکھانے کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ اکثر انسانی غربت کا اشاریہ انسانی ترقی کے اشاریے کی بہ نسبت زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

انسانی ترقی کے ان دو پیمائشوں کو ایک ساتھ دیکھیں تو کسی ملک میں انسانی ترقی کی صحیح تصویر سامنے آتی ہے۔

انسانی ترقی کے پیمائش کے طریقے کو لگاتار خالص بنایا جا رہا ہے اور انسانی ترقی کے مختلف عناصر کی گرفتگی کے نئے طریقوں پر تحقیق کی جا رہی ہے۔ محققین نے کسی خطے میں رشوت خوری کی سطح یا سیاسی آزادی کے درمیان ربط کا پتہ لگایا ہے۔ سیاسی آزادی کا اشاریہ اور سب سے زیادہ رشوت خور ملک کی فہرست کے بارے میں بھی بحث جاری ہے۔ کیا آپ انسانی ترقی کے دیگر رابطوں کے بارے میں غور کر سکتے ہیں؟

بھوٹان دنیا کا واحد ملک ہے جو سرکاری طور پر ملک کی ترقی کی پیمائش میں کل قومی خوشی(Gross National Happiness=GNH) کا اعلان کرتا ہے۔ مادی ترقی اور تکنیکی ترقی کی رسائی کو زیادہ احتیاط کے ساتھ ان ممکنہ نقصانات کا لحاظ کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ جو ماحول یا بھوٹانیوں کی ثقافتی اور مذہبی زندگی میں لا سکتی ہیں۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ مادی ترقی خوشی کی قیمت پر نہیں ہونی چاہیے۔GNH ہمیں اکساتا ہے کہ ہم ترقی کے روحانی، غیر مادی اور کیفی پہلوؤں پر سوچیں۔

عالمی موازنے INTERNATIONAL COMPARISONS

انسانی ترقی کا عالمی موازنہ دلچسپ ہے۔ ملک کا طول وعرض اور فی کس آمدنی انسانی ترقی سے براہ راست متعلق نہیں ہیں۔ اکثر بڑے ممالک چھوٹے ممالک کے مقابلے میں انسانی ترقی میں بہتر کرتے ہیں۔ اسی طرح انسانی ترقی میں نسبتاً غریب ممالک کی درجہ بندی پڑوس کے امیر ممالک کی بہ نسبت زیادہ اونچی ہے۔

مثال کے طور پر سری لنکا، ٹرینی داد اور ٹوباگو کا درجہ انسانی ترقی میں ہندوستان سے اونچا ہے اگر چہ ان کی معیشت چھوٹی ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے اندر انسانی ترقی میں فی کس آمدنی کم ہونے کے باوجود کیرالہ کی کارکردگی پنجاب اور گجرات کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے۔

انسانی ترقی میں ان کی حصولیابی کی بنیاد پر ممالک کو چار گروہوں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔(جدول 4.2)

جدول 4.2: انسانی ترقی: اقسام، معیار اور ممالک

بہت اونچی سطح	0.800 سے زیادہ	59
اونچی سطح	0.701 سے 0.799 کے درمیان	53
میانہ سطح	0.550 سے 0.700 کے درمیان	39
کم سطح	0.549 سے نیچے	38

حوالہ: انسانی ترقی رپورٹ 2016

جدول 4.3: اونچے اشاریاتی قدروں والے اوپر کے دس ممالک

درجہ	ممالک	درجہ	ممالک
1	ناروے	6	آئس لینڈ
2	سوئزرلینڈ	7	ہونگ کونگ
2	آسٹریلیا	7	سویڈن
4	آئرلینڈ	9	سنگاپور
5	جرمنی	10	نیدرلینڈ

حوالہ: انسانی ترقی رپورٹ، 2018

ان ممالک کو نقشے پر دکھانے کی کوشش کیجیے۔ کیا آپ دیکھ سکتے ہیں ان ممالک میں کیا چیزیں مشترک ہیں؟ اس کا پتا لگانے کے لیے ان ممالک کے سرکاری ویب سائٹ دیکھیے۔

اونچے انسانی ترقیاتی اشاریہ والے ممالک وہ ہیں جن کی حصولیابی 0.800 سے زیادہ ہے۔ انسانی ترقی رپورٹ 2018 کے مطابق اس گروہ میں 59 ممالک شامل ہیں۔ جدول 4.3 میں اس گروپ کے پہلے دس ممالک کو دکھایا گیا ہے۔

انسانی ترقی کے اعلیٰ سطحی گروپ میں 53 ممالک ہیں۔ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال مہیا کرنا حکومت کی اہم ترجیح ہے۔ اعلیٰ انسانی ترقی کے ممالک وہ ہیں جہاں سماجی سیکٹر میں بہت زیادہ سرمایہ لگایا گیا ہے۔ ان سب کے ساتھ لوگوں اور اچھی حکومت میں زیادہ سرمایہ کاری نے اس گروپ کے ممالک کو دوسروں سے ممتاز کر رکھا ہے۔

India 126th in UN Human Development Index

BS REPORTER
New Delhi, 9 November

Observing that water and sanitation are under-financed compared to military spending in India, a UNDP report has called for adequate funds for such basic amenities so that increased income levels could be successfully translated into human development.

UNDP's Human Development Report 2006, which ranked India 126 globally on Human Development Index, as compared to 127 a year ago, noted that India alone loses 4.5 lakh lives annually to diarrhea, more than any country.

Though the millennium development goal (MDG) of water access has a deadline of 2015, India may take longer to reach there, UNDP Resident Representative Maxine Olson said today.

"The report focuses on water access this year as it cuts across all the MDGs," Olson said, adding that the MDG aimed at enabling each individual to get at least 20 litres of water a day. "India has a higher target of 40 litres a day," she said, referring to the target set by the Union Rural Development Ministry.

The report, which was released by Water Resources Minister Saifuddin Soz, takes a hard look at the failure of irrigation systems in the country.

Olson said that though agriculture has been blamed for consuming 80 per cent of water in India, the beneficiaries of the power subsidies are the rich farmers, while the poor still depend on rains.

The report also notes that water harvesting has been on the retreat in India. It says the rise of canal irrigation and the groundwater revolution have led to neglect of traditional systems. Since the 1980s, the number of tanks, ponds and other surface water bodies has reduced by almost a third, thus reducing groundwater recharge capabilities.

The report favours small scale water harvesting systems and check dams, saying that the efficiency claims offered to advance large scale infrastructure are sometimes overstated.

Speaking at the function, Soz said the Artificial Recharge Council for Groundwater set up recently by the government would go a long way in conserving rain water and recharging groundwater.

Water Resources Minister Saifuddin Soz (right) and Maxine Olson, UNDP Resident Coordinator in India, at the release of Human Development Report, 2006, in New Delhi on Thursday PTI

GOVT QUESTIONS REPORT

PRESS TRUST OF INDIA
New Delhi, 9 November

India, which has been placed 126th in the UNDP Human Development Index, today questioned the ranking, saying comparisons should be between equals.

"Just as you cannot compare Maldives with India, you cannot compare us with countries like Norway, Sweden or Singapore, which are far more developed," Union Minister of Water Resources Saifuddin Soz told reporters here while releasing the UNDP Human Development Report, 2006.

Soz said India had made "spectacular progress" in many fields and it was not necessarily reflected by the index. "The ranking should be on the basis of comparisons between equal countries in terms of size and population," he said, adding UNDP had been comparing big countries like India and China with other smaller countries.

Soz said in future UNDP should think about the ranking system and find new tools to give a more appropriate picture.

The index, which measures achievements in terms of life expectancy, education and adjusted real income, ranked 177 countries with Norway on top and Niger at the bottom.

UNDP Policy Specialist Arunabha Ghosh, however, said the rankings were limited to comparable data. "We do not use absolute numbers but percentage," he said.

انسانی بہبود رپورٹ 2006 کے مطابق انسانی بہبود کے اشاریے میں ہندوستان کا 126واں مقام تھا۔ HDI رپورٹ 2018 میں ہندوستان کا مقام مزید نیچے 130واں ہوگیا۔ HDI میں ہندوستان کے 130 ممالک سے پیچھے ہونے کے کیا اسباب ہوسکتے ہیں؟

اس سیکٹر میں خرچ کی گئی ملکی آمدنی کے فی صد کا پتہ لگائیے۔ کیا آپ کچھ دیگر خصوصیات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو ان ممالک میں عام ہیں؟

آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے بہت سے ممالک سابقہ شاہی طاقت کے حامل تھے۔ ان ممالک میں سماجی فرق کا دائرہ بہت زیادہ نہیں ہے۔ اونچی انسانی ترقی کی حصولیابی والے بہت سے ممالک یورپ میں واقع ہیں اور صنعتی مغربی دنیا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود غیر یوروپی ممالک کی ایک معتد بہ تعداد ہے جنھوں نے اپنے آپ کو اس فہرست میں داخل کیا ہے۔

انسانی ترقی کے میانہ سطح والے ممالک کا گروہ سب سے بڑا ہے۔ اس گروپ میں کل 39 ممالک ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر وہ ممالک ہیں جو دوسری جنگ عظیم کے بعد وجود میں آئے۔ اس گروپ کے کچھ ممالک سابق کالونیاں ہیں۔ جب کہ بہت سے دوسرے 1990 میں سابق سویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد وجود میں آئے۔ ان میں سے بہت سے ممالک لوگوں کے حق میں زیادہ سے زیادہ پالیسی وضع کر کے اور سماجی امتیاز کو کم کر کے اپنی انسانی ترقی کی حصولیابی کو تیزی سے سدھار رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ممالک میں اعلیٰ انسانی ترقیاتی حصولیابی والے ممالک کی بہ نسبت سماجی تفریق زیادہ ہے۔ اس گروپ کے بہت سے ممالک نے اپنی حالیہ تاریخ کے کسی نہ کسی زمانے میں سیاسی عدم استحکام اور سماجی شورش کا سامنا کیا ہے۔

کم وبیش 38 ممالک میں انسانی ترقی کی سطح کا اندراج کم ہے۔ ان میں سے ایک بڑا حصہ چھوٹے ممالک کا ہے جو سیاسی اتھل پتھل اور خانہ جنگی قحط اور بیماریوں کے زیادہ واقعات کی صورت میں سماجی عدم استحکام کا شکار رہتا ہے۔ اس گروپ کے انسانی ترقی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مناسب طریقے سے سوچی سمجھی پالیسیوں کی فوری ضرورت ہے۔

انسانی ترقی کا عالمی موازنہ کچھ بہت دل چسپ نتیجوں کو دکھا سکتا ہے۔ اکثر لوگ انسانی ترقی کی کم سطح کا الزام لوگوں کی ثقافت پر ڈال دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر x ملک کی انسانی ترقی کمتر ہے کیونکہ وہاں کے لوگ y مذہب کے پیروکار ہیں یا z معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس قسم کے بیانات گمراہ کن ہیں۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ ایک خاص خطہ انسانی ترقی کی سطح میں کم یا زیادہ کیوں ہے، یہ اہم ہے کہ سماجی سیکٹر میں حکومت کے اخراجات کے طرز کو دیکھا جائے۔ ملک کا سیاسی ماحول اور لوگوں کو حاصل آزادی کی مقدار بھی اہم ہیں۔ اعلیٰ انسانی ترقی کے ممالک سماجی سیکٹر میں زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں اور عموماً سیاسی اتھل پتھل اور عدم استحکام سے آزاد ہیں۔ ملک کے وسائل کی تقسیم بھی زیادہ تر منصفانہ ہے۔

دوسری طرف، انسانی ترقی کی کم سطح والے مقامات سماجی سیکٹر کی بہ نسبت دفاع پر زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ممالک سیاسی عدم استحکام والے علاقوں میں واقع ہیں اور اس قابل نہیں ہیں کہ تیز رفتار معاشی ترقی کا آغاز کر سکیں۔

مشق

1۔ مندرجہ ذیل چار متبادل میں صحیح جواب کا انتخاب کریں

(i) مندرجہ ذیل میں سے کون ترقی کو بہتر طور پر بیان کرتا ہے؟

(a) جسامت میں اضافہ
(b) جسامت میں یکساں
(c) کیفیت میں مثبت تبدیلی
(d) کیفیت میں معمولی تبدیلی

(ii) مندرجہ ذیل میں سے کس اسکالر نے انسانی ترقی کا تصور پیش کیا؟

(a) پروفیسر امرتیہ سین (c) ڈاکٹر محبوب الحق

(b) الین سی سمپل (d) ریٹزل

(iii) مندرجہ ذیل میں سے کون سب سے زیادہ انسانی ترقی کا ملک نہیں ہے۔

(a) ناروے (c) ارجنٹائنا

(b) جاپان (d) مصر

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 30 الفاظ میں دیں۔

(i) انسانی ترقی کے تین بنیادی علاقے کیا ہیں؟

(ii) انسانی ترقی کے چار اہم اجزائے ترکیبی کا نام بتائیں؟

(iii) انسانی ترقی کے اشاریے کی بنیاد پر ممالک کی درجہ بندی کیسے کی جاتی ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب 150 الفاظ میں دیں۔

(i) انسانی ترقی کی اصطلاح سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ii) انسانی ترقی کے تصور میں مساوات اور پائیداری کا کیا مطلب ہے؟

پروجیکٹ/سرگرمی

سب سے زیادہ رشوت خور دس ممالک اور سب سے کم رشوت خور دس ممالک کی فہرست تیار کیجیے۔ انسانی ترقی کے اشاریے پر ان کی حصولیابی کا موازنہ کیجیے۔ آپ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟

اس کے لیے انسانی ترقی کی تازہ ترین رپورٹ ملاحظہ کریں۔